21-06-1971 آزاد کشمیر حکومت کے ارکان کے لیے قومی لباس لازمی قرار دیا گیا۔

22-06-1971 بھارت کا ایٹمی ری ایکٹر عالمی کنٹرول میں دیا جائے۔(پاکستان اٹامک کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر I.H عثمانی)

25-06-1971 آزاد کشمیر اسمبلی کے ترمیمی ایکٹ نمبر 71 کی دفعہ 31 متفقہ طور پر منظور کی گئی، جس کے تحت الحاق پاکستان کے منافی ہر سرگرمی پر پابندی لگ گئی۔

27-06-1971 آزاد کشمیر میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام ختم کر دیا گیا۔

03-07-1971 بھارتی طیاروں نے پاکستان کے 6 میل اندرونی علاقے میں آ کر بمباری کی۔

04-07-1971 سرکاری طور پر آزاد کشمیر میں ''ہفتہ الحاق پاکستان'' منانے کا اعلان ہوا۔

21-07-1971 کومیلا پر بھارتی گولہ باری سے درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

23-07-1971 بھارتی فضائیہ کو پاکستانی طیارے مار گرانے کا حکم دیا گیا۔

24-07-1971 پاکستانی طیاروں نے سری نگر ایر پورٹ پر پرواز نہیں کی۔(حکومت پاکستان)

26-07-1971 بھارت نے کومیلا پر پھر فائرنگ کی۔کئی ہلاک ہوئے۔

09-11-1971 پاک فوج نے کومیلا میں بھارتی ٹینکوں کا ایک اور حملہ ناکام بنا دیا۔

03-12-1971 بھارتی حملوں کے جواب میں پاک فضائیہ نے امرتسر، پٹھان کوٹ، سری نگر اور کرونتی پور کے ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔

06-12-1971 پاک فوج مقبوضہ کشمیر میں 15 میل تک گھس گئی۔جبکہ مشرقی پاکستان میں انڈیا کے حملے کامیاب رہے۔سلامتی کونسل میں روس نے جنگ بندی کی قرارداد 2 مرتبہ ویٹو کر دی۔

07-12-1971 پاک فوج نے مقبوضہ کشمیر کے گاؤں چھمب پر قبضہ کر لیا۔لیکن مشرقی پاکستان پر گرفت کمزور ہوئی۔

15-12-1971 پاک فضائیہ کے جوانوں نے امرتسر، سری نگر وغیرہ کے بھارتی ہوائی اڈوں پر تباہی مچا دی۔

تقابل ادیان:(2)

محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت بائبل میں

مقالہ نگار: ابراہیم عبداللہ یوگوی

تیسری بشارت: فارقلیط (Periclutos)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بشارت مسیح کے متعلق اختلاف کی وجہ اس عبرانی لفظ کا ترجمہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام نے حضرت احمد مصطفی ﷺ کے لئے استعمال کیا تھا حضرت مسیح علیہ السلام نے عبرانی میں جو صحیح اور اصلی لفظ ارشاد فرمایا تھا وہ یقیناً ''احمد'' ہی تھا، مگر جب اہل کتاب نے اس کا ترجمہ کیا تو اس نام کا بھی ترجمہ کیا جیسا کہ ان کی عادت تھی۔ مولوی محمد عبدالحق حقانی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''ہم کہتے ہیں کہ یہ بشارت ہمارے نبی پاک کی ہے آں حضرت ﷺ کے تشریف لانے کی آپ علیہ السلام بشارت دے رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کا نام ''احمد'' بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عبرانی زبان میں کلام کرتے تھے اور عبرانی میں صرف احمد کا لفظ ذکر کیا تھا۔ اہل کتاب کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کلام کا ترجمہ کرنے بیٹھتے ہیں تو ناموں کا بھی ترجمہ کر دیا کرتے ہیں، اس کی بہت سی نظائر موجود ہیں۔ پھر جب یوحنا کے کلام کا یونانی میں ترجمہ کیا تو احمد کا ترجمہ بھی کر دیا اور یونانی زبان میں ''پیرکلوطوس'' لکھ دیا جس کے معنی ہیں ''احمد'' یعنی ''بہت سراہا گیا، بہت حمد کرنے والا''۔(۱)

نیز بحث اول فارقلیط کے تحت لکھتے ہیں:

''چوتھا قول وہ ہے جس کو ہم نے پہلے فاضل محقق مولانا مولوی محمد رحمت اللہ صاحب کیرانوی مرحوم کی کتاب ''اظہار الحق'' سے نقل کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عبرانی زبان میں پیشین گوئی کی اور آنحضرت ﷺ کا خاص نام ''احمد'' لیا، مگر اس کا یونانی زبان میں ترجمہ ہوا تو اس کے ہم معنی لفظ ''پیرکلوطوس'' ذکر کیا۔ جس کا معرب ''فارقلیط ہوا''۔(۲)

مولانا کیرانوی اپنی مایہ ناز کتاب اظہار الحق میں لکھتے ہیں:

إن اهل الكتاب سلفا و خلفا عادتهم أن يترجموا غالبا الاسماء ، و أن عيسى عليه السلام كان يتكلم باللسان العبرانى لا باليونانى، إذا لايبقى شك فى أن الانجيلى الرابع ترجم اسم المبشر به باليونانى بحسب عادتهم، ثم مترجموا العربية عربوا اللفظ اليونانى بـ فارقليط.

و قد وصلت الى رسالة صغيرة بلسان أردو من رسائل القسيسين فى سنةألف و مائتين وثمان و ستين

---

(۱) مولوی محمد عبدالحق حقانی تفسیر حقانی سورہ الصف (۲) م۔ن۔

من الهجرة، و كانت طبعت في كلكته(من مدن الهند)، و كانت في تحقيق لفظ "فارقليط"، و ادعى مؤلفها أن مقصوده أن ينبه المسلمين على سبب وقوعهم في الغلط من لفظ "فارقليط"، و كان ملخص كلامه: "ان هذا اللفظ معرب من اللفظ اليوناني، فان قلنا: ان هذا اللفظ اليوناني الاصل (باراكلي طوس)فيكون بمعنى المعزى و المعين و الوكيل، و ان قلنا: ان اللفظ الأصل (بيركلو طوس) يكون قريبا من معنى محمد و أحمد، فمن استدل من علماء الاسلام بهذه البشارة فهم أن اللفظ الاصل (بيركلوطوس) ومعناه قريب من معنى محمد و أحمد. فادعى أن عيسى عليه السلام أخبر بمحمد أو أحمد، لكن الصحيح أنه: باراكلي طوس". انتهى ملخص كلامه.

أقول: ان التفاوت بين اللفظين يسير جدا، و ان الحروف اليونانية كانت متشابهة، فتبدل بيركلوطوس بباركلي طوس في بعض النسخ من الكاتب قريب من القياس، ثم رجح أهل التثليث المنكرون هذه النسخة على النسخ الاخر. ومن تأمل في الباب الثاني من هذا الكتاب و الامر السابع من هذا المسلک السادس بنظر الانصاف اعتقد يقينا بان مثل هذا الامر من أهل الديانة من أهل التثليث ليس ببعيد أن يكون من المستحسنات.(۱)

"اہل کتاب اگلے ہوں یا پچھلے عموماً اسماء اور ناموں کا بھی ترجمہ کرنے کے عادی ہیں- ادھر عیسیٰ عبرانی زبان بولتے تھے نہ کہ یونانی اس کے بعد اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس شخص کی تشریف آوری کی بشارت دی تھی، چوتھے انجیلی نے اس کے نام کا اپنی عادت کے مطابق یونانی میں ترجمہ کرڈالا، پھر عربی ترجمہ کرنے والوں نے یونانی لفظ کومعرب کر کے (فارقلیط) بنادیا۔

ہم کوایک اردو رسالہ جوکسی پادری کا لکھا ہوا ہے۔۱۲۶۸ھ میں ملا جوکلکتہ میں طبع ہوا تھا' اور جس میں لفظ'' فارقلیط'' کی نام نہاد تحقیق کی گئی تھی- اس کے مؤلف نے دعویٰ کیا تھا کہ ہمارا مقصود اس رسالے کی تحریر سے مسلمانوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنا ہے جو'' فارقلیط'' کے لفظ سے پیدا ہوئی ہے- اس کے بیان کا خلاصہ یہ تھا:

"یہ لفظ یونانی لفظ سے عربی بنایا گیا ہے لہذا اگر ہم یہ فرض کریں کہ اصل یونانی لفظ پاراکلی طوس ہے تو اس کے معنی معین و مددگار اور کارساز وکیل کے ہیں' اور اگر یہ کہا جائے کہ اصل لفظ پیرکلوطوس ہے تو پھر اس کے معنی ''محمد'' اور ''احمد'' کے قریب ہوجاتے ہیں۔ علماء اسلام میں سے جس کسی نے اس بشارت سے استدلال کیا ہے' یہی سمجھ کر کیا ہے کہ اصل لفظ پیرکلوطوس ہے جس کے معنی محمد اور احمد کے معنی کے قریب ہیں- اس لئے اس نے یہ دعویٰ کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ''محمد'' اور ''احمد'' کی پیشینگوئی کی ہے' مگر صحیح بات یہ ہے کہ یہ لفظ پاراکلی طوس ہے۔

---

(۱) مولانا رحمت اللہ کیرانوی، کتاب اظہار الحق ج۴ص ۱۱۸۷۔۱۱۸۸

ہم کہتے ہیں کہ دونوں لفظوں میں بہت ہی معمولی فرق ہے، کیونکہ یونانی حروف آپس میں بہت ہی مشابہت رکھتے ہیں' اس لئے ''پیرکلوطوس'' کسی نسخہ میں ''پاراکلی طوس'' سے بدل گیا، پھر عیسائی حضرات نے اس نسخہ کو دوسرے نسخوں پر ترجیح دینا شروع کردی اور جو شخص بھی اس کتاب کے باب ۲ اور مسلک نمبر ۶ کے امر نمبر ۷ پر انصاف کی نگاہ سے غور کرے گا وہ یقینی طور پر مان لے گا کہ اس قسم کی چیز دیندار عیسائیوں سے کچھ بھی بعید نہیں ہے' بلکہ ممکن ہے کہ ان کے یہاں اس کو مستحسن اور بہتر شمار کیا جاتا ہو''

گو آج کل انجیل یوحنا کے متن میں لفظ فارقلیط موجود نہیں بلکہ ''مددگار'' موجود ہے مگر مسیحیوں کی ایک بڑی اور معتبر کتاب جو کہ بائبل کے معانی کی توضیح وتشریح میں لکھی گئی ہے جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے، میں یہ لفظ موجود ہے چنانچہ ''قاموس الکتاب لغات بائبل''میں ''روح القدس'' کے تحت یوں لکھا گیا ہے۔ یونانی PARAKLETOS معرب فارقلیط۔(۱)

اس سے ثابت ہوا کہ یہ لفظ کبھی ان کی بائبل میں موجود تھا تب ہی تو قاموس الکتاب لغات بائبل میں اس کی توضیح کی گئی ہے۔ کیونکہ مذکور کتاب میں انہی الفاظ کی تشریح کی گئی ہے جو بائبل کے متن میں پائے جاتے ہیں- البتہ یہاں بھی انہوں نے اپنی عادت کے مطابق ڈنڈی مارنے کی کوشش کرتے ہوئے پاراکلی طوس (Parakleos) کردیا ہے اور اب وہ اس کے چار معنی کرتے ہیں (۱) مددگار (۲) تسلی دینے والا (۳) وکیل (۴) شفیع - اگر ان کے اس ترجمے کو بھی تسلیم کرلیا جائے تب بھی یہ چاروں معنی نبی کریم ﷺ پر خوب صادق آتے ہیں-

مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

''مسیحی اس یونانی لفظ کے ترجمہ سے خود مطمئن نہیں ہیں اور اس کا ترجمہ کبھی ''تسلی دہندہ'' سے کرتے ہیں' کبھی ''مددگار'' سے، کبھی ''وکیل''، کبھی ''شفیع'' سے۔ وہ اصل میں (Periclutos) ہے جو صحیح ترجمہ لفظ ''احمد'' ہی (یعنی محمود ومستودع (امین) کا ہے''۔(۲)

مولانا کیرانوی رقمطراز ہیں:

ان اللفظ العبرانی الذی قاله عیسی علیه السلام مفقود، و اللفظ الیونانی الموجود ترجمته، لکننی أترک البحث عن الاصل، و أتکلم علی هذا اللفظ الیونانی، أقول: ان کان اللفظ الیونانی الاصل بیرکلوطوس فالأمر ظاهر، و تکون بشارة المسیح فی حق محمد ﷺ بلفظ هو قریب من معنی محمد وأحمد،و هذا و ان کان قریب القیاس بلحاظ عاداتهم لکننی أترک هذا الاحتمال، لانه لایتم علیهم

---

(۱) قاموس الکتاب لغات بائبل ص ۴۴۸۔

(۲) عبدالماجد دریا آبادی تفسیر ماجدی سوره الصف:۶ کی تفسیر۔